Darul Iftaa
Madrasah Ariful Uloom
ST-11,Metrovil-3,Block"1" Scheme "33"Gulzar-e-Hijri Karachi
www.arifuluoom.com arifululoom1990@gmail.com
www.facebook.com/madarsarifuloom 0322-6444659
Contact No 0333-6444659
MADARSA ARIF UL ULOOM
دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراچی پاکستان
ایس ٹی۔۱۱ میٹروول ۳ اسکیم ۳۳ گلزار ہجری کراچی
رابطہ نمبر 0322-6444659 0333-6444659

سؤال: والد صاحب کی زندگی میں ہی ہم نے ایک پلاٹ لیا تھا اور اس کی اقساط ادا کرنے کے لئے کچھ پیسے المیزان انویسٹمنٹ میں انوسٹ کر دیئے تھے. اس انویسٹمنٹ کی بدولت ہمیں جو منافع ملا اس میں کچھ اور پیسے ملا کے ایک عدد کار لی اور اس وقت والد صاحب بھی حیات تھے.

سوال یہ ہے کے ان کی وفات کے بعد اب یہ گاڑی / کار کس کی ملکیت ہے؟ کیا یہ بھی انکی وراثت کے زمرے میں آتی ہے؟ اگر آتی ہے تو اس کی تقسیم کس طرح ہو گی؟

اور جو گاڑی لی تھی اس میں والد صاحب کے 3 لاکھ اور 50 ہزار میرے تھے۔

گھر کے کل افراد ابھی والدہ کو ملا کے 06 ہے۔ جس میں سے 2 بھائی، 3 بہنیں اور 1 والدہ۔

اور اگر سب کے حصّہ دینا لازم ہو تو وقتاً فوقتاً دیئے جا سکتے ہیں یا ایک ساتھ یکمشت دینا ہو گا؟

اس کے علاوہ والد صاحب نے اس گاڑی کو کبھی اپنا نہیں سمجھا اور نہ ہی اسکو چلانا وہ پسند کرتے تھے۔ اور نہ ہی اس گاڑی پر کبھی اپنا حق جتایا۔ اور نہ ہی وہ والد صاحب کے نام پر تھی۔

تنقیحات: پلاٹ والدہ کے نام پر تھا، اور پیسے والد صاحب نے ادا کئے تھے۔ المیزان میں پیسے انویسٹ کئے تھے پلاٹ کی قسط ادا کرنے کے لئے اور وہ رقم بھی والد صاحب نے ادا کی تھی۔ اور جب میں نے گاڑی لی تھی تو اس میں اکثر رقم والد صاحب کی تھی اور کچھ رقم میری تھی، والد نے یہ رقم دیتے وقت نہ تو کچھ معاہدہ ہوا تھا اور نہ ہی قرض کے طور پر دیئے تھے۔

الجواب حامدا و مصلیا و مسلما

المیزان انوسمنٹ میں رقم انوسٹ کرنا اور اس سے منافع حاصل کرنا، ملک بھر کر جمہور مفتیان کرام کے ہاں ناجائز، حرام اور سود کے حکم میں داخل ہے، اور ایسی رقم (یعنی سودی منافع) کو ثواب کی نیت کے بغیر غرباء اور مستحقین میں صدقہ کرنا ضروری ہے، اور اس میں وراثت بھی جاری نہیں ہوتی۔ لہذا المیزان میں رقم جمع کروا کر حاصل ہونے والے سودی نفع سے پلاٹ کی اقساط ادا کرنا اور گاڑی خریدنا جائز نہ تھا۔ اب اس مکان اور گاڑی کی تطہیر (پاکی) کا طریقہ یہ ہے کہ بینک میں رقم انوسٹ کروانے سے جتنا نفع حاصل ہوا، اس کا مکمل حساب لگا کر اتنی رقم ثواب کی نیت کے بغیر غرباء، فقراء اور مساکین پر یکمشت یا اقساط کی صورت میں صدقہ کر دی جائے، اور حرام کمائی سے صدق دل توبہ و استغفار بھی کرے اور آئندہ کے لئے سودی معاملہ نہ کرنے کا عزم بھی کرے۔

دارالافتاء مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ) ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳ گلشن اقبال، کراچی

صورت مسؤلہ میں سائل نے جب گاڑی خریدی تو اس میں اکثر رقم والد مرحوم کی تھی اور کچھ رقم سائل کی تھی۔ گاڑی خریدتے وقت اگر والد مرحوم نے سائل کو وہ رقم ہدیہ دینے کی صراحت کی تھی تو اس صورت میں مذکورہ گاڑی سائل کی ملکیت شمار ہو گی

اور اس میں وراثت جاری نہ ہوگی بصورت دیگر وہ بھی والد مرحوم کے ترکہ میں شامل ہوکر تمام ورثاء میں ان کے شرعی حصص کے بقدر تقسیم ہوگی۔

ترکہ کی تقسیم کا طریقہ یہ ہے کہ مرحوم کے حقوق مقدمہ یعنی تجہیز و تکفین کا خرچہ نکالنے کے بعد ، اگر اس پر کوئی قرضہ ہو تو اسے ادا کرکے ، اور اگر مرحوم نے کوئی جائز وصیت کی ہو تو اسے ایک تہائی مال میں سے ادا کرکے بقیہ کل جائیداد منقولہ (سونا ،چاندی، نقدی وغیرہ) وغیر منقولہ (مکان، زمین وغیرہ) کو 8 حصوں میں تقسیم کرکے ایک حصہ بیوہ کو، 2 حصے ہر ایک بیٹے کو، اور ایک ایک حصہ ہر ایک بیٹی کو ملے گا۔

صورت تقسیم یہ ہوگی:

میت 8

7

بیوہ	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی
1	2	2	1	1	1

یعنی کل ترکہ میں سے 12.5 فیصد حصہ بیوہ کو، 25 فیصد حصہ ہر ایک بیٹے کو، اور 12.5 فیصد حصہ ہر ایک بیٹی کو ملیں گے۔

فتاوی شامی میں ہے:

وَالْحَاصِلُ أَنَّهُ إنْ عَلِمَ أَرْبَابَ الْأَمْوَالِ وَجَبَ رَدُّهُ عَلَيْهِمْ ، وَإِلَّا فَإِنْ عَلِمَ عَيْنَ الْحَرَامِ لَا يَحِلُّ لَهُ وَيَتَصَدَّقُ بِهِ بِنِيَّةِ صَاحِبِهِ ، وَإِنْ كَانَ مَالًا مُخْتَلِطًا مُجْتَمِعًا مِنْ الْحَرَامِ وَلَا يَعْلَمُ أَرْبَابَهُ وَلَا شَيْئًا مِنْهُ بِعَيْنِهِ حَلَّ لَهُ حُكْمًا ، وَالْأَحْسَنُ دِيَانَةً التَّنَزُّهُ عَنْهُ فَفِي الذَّخِيرَةِ: سُئِلَ الْفَقِيهُ أَبُو جَعْفَرٍ عَمَّنْ اكْتَسَبَ مَالَهُ مِنْ أُمَرَاءِ السُّلْطَانِ وَمِنْ الْغَرَامَاتِ الْمُحَرَّمَاتِ وَغَيْرِ ذَلِكَ هَلْ يَحِلُّ لِمَنْ عَرَفَ ذَلِكَ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ طَعَامِهِ؟ قَالَ أَحَبُّ إلَيَّ فِي دِينِهِ أَنْ لَا يَأْكُلَ وَيَسَعُهُ حُكْمًا إنْ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ الطَّعَامُ غَصْبًا أَوْ رِشْوَةً وَفِي الْخَانِيَّةِ: امْرَأَةٌ زَوْجُهَا فِي أَرْضِ الْجَوْرِ ، وَإِنْ أَكَلَتْ مِنْ طَعَامِهِ وَلَمْ يَكُنْ عَيْنُ ذَلِكَ الطَّعَامِ غَصْبًا فَهِيَ فِي سَعَةٍ مِنْ أَكْلِهِ وَكَذَا لَوْ اشْتَرَى طَعَامًا أَوْ كِسْوَةً مِنْ مَالٍ أَصْلُهُ لَيْسَ بِطَيِّبٍ فَهِيَ فِي سَعَةٍ مِنْ تَنَاوُلِهِ وَالْإِثْمُ عَلَى الزَّوْجِ. اهـ

(کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطلب فیمن ورث مالا حراما 5/ 99 ط سعید)

(وَتَصِحُّ بِإِيجَابٍ كَوَهَبْتُ وَنَحَلْتُ وَأَطْعَمْتُكَ هَذَا الطَّعَامَ وَلَوْ) ذَلِكَ (عَلَى وَجْهِ الْمِزَاحِ) بِخِلَافِ أَطْعَمْتُك أَرْضِي فَإِنَّهُ عَارِيَّةٌ لِرَقَبَتِهَا وَإِطْعَامٌ لِغَلَّتِهَا بَحْرٌ (أَوْ الْإِضَافَةِ إلَى مَا) أَيْ إلَى جُزْءٍ (يُعَبَّرُ بِهِ عَنْ الْكُلِّ كَوَهَبْتُ لَكَ فَرْجَهَا وَجَعَلْتُهُ لَكَ) .... (وَتَتِمُّ) الْهِبَةُ (بِالْقَبْضِ) الْكَامِلِ

(کتاب الھبۃ 5/ 688 تا 690 ط سعید)

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس بی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

حضرت مفتی عبد السلام چاٹگامی مدظلہ العالی "اسلامی معیشت کے بنیادی اصول" میں لکھتے ہیں:

لہذا ایسے مال کے خبث اور حرمت سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ آدمی سب سے پہلا کام یہ کرے کہ ان ناجائز ذرائع آمدن کو ترک کردے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے، توبہ واستغفار کرے۔ دوسرا کام یہ کرے کہ ناجائز اور حرام کو بلانیت ثواب فقراء میں صدقہ کرکے اپنے آپ کو فارغ کرے، حلال اور جائز آمدنی کا انتظام کرے اور حلال روزی اور کمائی پر اکتفاء کرے خواہ اس کی مقدار کم ہو۔

(حرام مال سے اپنے آپ کو پاک اور بری کرنے کی مختلف صورتیں، صفحہ 260 ط اسلامی کتب خانہ)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دارالافتاء مدرسہ عارف العلوم کراچی

15 ربیع الثانی 1447ھ / 9 اکتوبر 2025ء

فتویٰ نمبر: 485

دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس بی ۱۱، میٹروول ۲، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی